سوال

(92) صدقہ فطر میں نقد رقم دینا کیسا ہے۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صدقہ فطر میں نقد قیمت دینا درست ہے یا نہیں؟ تو آپ کے پاس اس کی دلیل کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطر قیمت دینے کا کوئی حرج نہیں، بخاری شریف میں باب العض فی الزکوٰۃ میں ہے:
((قال معاذ لاهل اليمن آتونى بعض يثا بخميص اوليس فى الصدقة مكان الشعير والذرة اهون عليكم وخير لاصحاب النبى ﷺ))
''حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل یمن کو کہا کہ بجائے جو اور جوار کے باریک کپڑے اور عام پہننے کے کپڑے صدقہ میں ادا کرو یہ تمہارے لیے آسان ہے اور اصحاب رسول کے لے زیادہ فائدہ مند ہے۔''
اس روایت میں اگرچہ انقطاع ہے، لیکن امام بخاری محدث کا اس سے استدلال کرنا اس کو تقویت دیتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقات میں مصرف کی حاجت کو مد نظر رکھتے ہوئے قیمت ادا کرنے سے کوئی ہرج نہیں۔
یہ روایت اگرچہ زکوٰۃ کے بارے میں ہے لیکن جیسے صدقہ فطر میں آیا ہے کہ فلاں فلاں شے کا صاع دو پس زکوٰۃ میں قیمت کی طرف عدول جائز ہوا تو وہ صدقہ بھی جائز ہوا۔ فرق کی کوئی وجہ نہیں۔ نیز صدقہ فطر کی غرض حدیث میں یہ آئی ہے: ((اغنوا هم فى هذا اليوم)) (دار قطنی) ''یعنی عید کے دن غرباء کو بے پرواہ کرو'' اس سے بھی معلوم ہوا کہ غرباء کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر نقد کے حساب سے نقد قیمت دی جا سکتی ہے اس کے علاوہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نصف صاع گندم کو دوسری اشیاء کے برابر قرار دیا اور ہر نصف صاع وزن میں تو باقی اشیاء کے صاع کے برابر نہیں۔ لہٰذا مراد قیمت ہوگی۔ اس سے مسئلہ ثابت ہوا کہ غلہ کے حساب سے نقد دینا بھی جائز ہے۔ (تنظیم اہل حدیث لاہور ۲۹ دسمبر ۶۷، ۵ و جنوری ۱۹۶۸ جلد ۲۰ شمارہ ۳۴، ۳۳۔ عبد اللہ امرتسری روپڑی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

محدث فتویٰ